Lesson 10. Al-Baqarah (Ayaat 62– 71): Day 41

سُوۡرَةُ البَقَرَة کی تفسیر

آج ہم مسلمانوں میں ایسے بھی دیندار آ گئے ہیں جنھوں نے فقہ کے نام پر حیلے کے نام سے باب کتابوں میں شامل کئے ہوئے ہیں 'حیلوں کا بیان'۔ یعنی حیلہ بنالو۔ یہود کو حکم دیا گیا تھا کہ ان کی عورتیں اپنے سر کے بال نہ دکھائیں (جیسا کہ مسلمان عورت کہ بھی یہی حکم دیا گیا ہے)۔ تو یہود کی عورتوں نے اپنے بال کاٹ کے سر پر وِگ لگالی کہ ہم کونسا اپنے بال دکھا رہی ہیں۔ یہ ہے حیلہ۔

ہم مسلمانوں نے بھی کمی نہیں کی۔ جب زکوۃ کی باری آئی تو ماں بیٹی آپس میں ہی ایکدوسرے کو زیور دے دیتی ہیں کہ زکوٰۃ نہ دینی پڑے، اِس اِس طرح کے حیلے کرتے ہیں کہ مال اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرنا پڑے۔ ہمیں اللہ سے وہی ملے گا جو ہم اللہ کی راہ میں خرچ کرینگے۔ جیسا معاملہ ہمارا اللہ کے ساتھ ہو گا وہ ویسا ہی ہمارے ساتھ کریگا۔ ایک دفعہ اللہ کے ساتھ کھلے دِل سے تو سودے کر کے دیکھیں پھر دیکھیں اللہ کی مدد کہاں کہاں سے آتی ہے۔ اور پھر آخرت میں جو ملے گا اس کا تو حساب ہی اور ہو گا۔

یہ مسلمان اُمّت کو ہو کیا گیا ہے؟ کیوں ہم پر مسکنت چھائی ہوئی ہے؟ ہمارا گُزارا کیوں نہیں ہوتا؟

ہم ہر وقت روتے کیوں رہتے ہیں؟ ہم سود میں کیوں پڑتے ہیں؟ حدیث رسولؐ کا خلاصہ ہے کہ جو یہود کے ساتھ ہُوا وہ میری اُمّت کے ساتھ بھی ہو گا۔ سورۃ مائدہ میں اللہ کا فرمان ہے کہ؛

قُلۡ هَلۡ اُنَبِّئُكُمۡ بِشَرٍّ مِّنۡ ذٰلِكَ مَثُوۡبَةً عِنۡدَ اللّٰهِ‌ؕ مَنۡ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيۡهِ وَجَعَلَ مِنۡهُمُ الۡقِرَدَةَ وَالۡخَـنَازِيۡرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوۡتَ‌ؕ اُولٰٓـئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنۡ سَوَآءِ السَّبِيۡلِ ﴿۶۰﴾ کہو کہ میں تمہیں بتاؤں کہ خدا کے ہاں اس سے بھی بدتر جزا پانے والے کون ہیں؟

وہ لوگ ہیں جن پر خدا نے لعنت کی اور جن پر وہ غضبناک ہوا اور (جن کو) ان میں سے بندر اور سور بنا دیا اور جنھوں نے شیطان کی پرستش کی ایسے لوگوں کا برا ٹھکانہ ہے اور وہ سیدھے رستے سے بہت دور ہیں۔ آیت ٦٠

ہم دین اور دنیا کے معاملات میں کوئی نہ کوئی راہ نکالنے کی کوشش کیوں کرتے رہتے ہیں؟

اپنے گھروں میں دیکھیں کس طرح کا اور کہاں سے مال آ رہا ہے؟ کیا ہمارا رزّق حلال ہے؟

حدیثِ رسولؐ کا خلاصہ ہے کہ ایک وقت آئیگا جب سود / حرام میری اُمت کے اندر بھی دھواں بن کر جائیگا۔ (یعنی کچھ نہ کچھ اثر اندر جائیگا)۔

اللہ کی سزا دیکھ لیں پھر، انسان کو بندر اور سؤر بنا دیا۔ سورۃ الاعراف آیت 179 میں فرمایا کہ یہ تو چارپایوں کی طرح ہیں۔ آج کے انسان تو معجزات کا بھی انکار کرتے ہیں۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ وہ بندر نہیں بنے تھے۔ ان کو واقعی بندر بنا دیا گیا تھا تاکہ ہم عبرت حاصل کریں۔

وَلَقَدۡ ذَرَاۡنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيۡرًا مِّنَ الۡجِنِّ وَالۡاِنۡسِ ‌ۖ لَهُمۡ قُلُوۡبٌ لَّا يَفۡقَهُوۡنَ بِهَا وَلَهُمۡ اَعۡيُنٌ لَّا يُبۡصِرُوۡنَ بِهَا وَلَهُمۡ اٰذَانٌ لَّا يَسۡمَعُوۡنَ بِهَا ؕ اُولٰۤـئِكَ كَالۡاَنۡعَامِ بَلۡ هُمۡ اَضَلُّ‌ ؕ اُولٰۤـئِكَ هُمُ الۡغٰفِلُوۡنَ ﴿۱۷۹﴾ اور ہم نے بہت سے جن اور انسان دوزخ کے لیے پیدا کیے ہیں۔ ان کے دل ہیں لیکن ان سے سمجھتے نہیں اور ان کی آنکھیں ہیں مگر ان سے دیکھتے نہیں اور ان کے کان ہیں پر ان سے سنتے نہیں۔ یہ لوگ بالکل چارپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی بھٹکے ہوئے۔ یہی وہ ہیں جو غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

صرف متّقین نصیحت لیتے ہیں۔ گھروں میں حکمت سے کام لیں۔ گھروں میں لڑائی نہ ڈالیں۔ حلال پر رہیں۔ اُس سے گھروں میں سکون رہتا ہے۔ علامّہ اقبالؒ نے فرمایا ہے کہ؛

اے طائر لاہوتی! اس رزق سے موت اچھی جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

ہم نے خود کو دیکھنا ہے، خود تو ہم ہاتھی نگل جاتے ہیں اور دینداروں پر کڑی نظر رکھتے ہیں۔ کہ یہ جائز ہے کہ نہیں۔ کوشش کرتے ہیں کہ کوئی حیلا مل جائے۔ ہم نے کوشش کرنی ہے کہ ہمارا رزق حلال ہو۔ ہماری عزّت تبھی ہے جب ہم اللہ کا حکم مانتے ہیں۔ حلال پر رہنا ہے، اللہ اس میں برکت دیتا ہے۔ آج ہمیں مقصد بھولا ہُوا ہے۔ یاد رکھیں، جب کوئی کام صرف چند لوگ کرتے ہیں تو اللہ اُن کی رسی دراز کر دیتا ہے لیکن جب کسی اُمّت میں زیادہ لوگ وہی کام کرنے لگیں تو اللہ کی پکڑ آ جاتی ہے۔

اُس کی تقدیر میں محکومی و مظلومی ہے قوم جو کر نہ سکی اپنی خودی سے انصاف

اور پھر خودی کیا ہے؟ لا اِلٰہ اِلّا اللہ۔ جب ہم اللہ کی مان لیتے ہیں تو در در کی ٹھوکروں سے نجات مل جاتی ہے۔ جب افراد ٹھیک ہو جائیں تو معاشرے سدھر جاتے ہیں۔

فطرت افراد سے اغماض تو کر لیتی ہے کبھی کرتی نہیں ملت کے گناہوں کو معاف

جب سب مسلمان کوئی کام کرنے لگیں گے تو اللہ کا غضب نازل ہو جاتا ہے۔ پھر ہم اپنے آپ کو یہ کہہ کر تسلی دیتے ہیں کہ سب کر رہے ہیں۔ ہمیں اپنے آپ کو دیکھنا ہے۔ اللہ سے دعا ہے کہ اللہ ہماری آنکھیں کھول دے۔ آمین۔

اپنے مردوں سے آرام سے کہہ دیں کہ ہمیں سود اور حرام پسند نہیں ہے۔اُمید ہے وہ بھی یہی کہیں گے کہ ہمیں سود پر گھر لینے کی کیا ضرورت ہے پھر۔ بعض اوقات کچھ گھر والے چوری یا فراڈ والی چیزیں سستی خرید لیتے ہیں تو اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ ایسا کچھ نہیں خریدنا۔

حدیثؐ:وہ کبھی مفلس نہیں ہوتا جس نے میانہ روی اختیار کی۔

اپنے اخراجات دیکھیں کہ کہیں فضول یا فالتو تو خرچ نہیں کر رہیں؟ اگر میانہ روی سے خرچ کرینگی تو انشاللہ صبر شکر سے گزارا کریں گی۔ ہم عورتوں کو خاص طور پر گھریلو اخراجات پر نظر رکھنی چاہئے۔

شروع میں چار گروہوں کا ذکر ہُوا، یہود، نصرانی، صابی اور مسلمان۔ اللہ نے ہمیں بتایا کہ نام سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔ اللہ پر ایمان، یومِ آخرت پر ایمان، ایمانِ صالح اور نبیؐ کی پیروی ہی سے کامیابی ملے گی۔ پھر اللہ نے یہود کے وعدے کا ذکر کیا۔ یہودِ مدینہ کو یاد کروایا گیا کہ تمہارے باپ دادا نے یہ وعدہ کیا تھا۔ پھر اُن کو تورات پیش کی گئی تو انہوں نے لینے سے انکار کر دیا۔ کوہِ طور اُن پر معلّق کر دیا گیا۔ اُس کے بعد یہود نے عہد شکنی کی۔ جب اللہ کسی قوم کو اپنی کتاب دے۔ پھر وہ قوم کتاب الٰہی پر عمل کرنے کی بجائے اپنی من مانی کرے تو اللہ ناراض ہوتا ہے۔ پھر اصحابِ سبت نے حیلہ سازی کی تو اُن کو سزا ملی۔ اَب تک ہم نے یہود کے دو روّیے دیکھے ہیں۔

اَب ہم یہود کا تیسرا روّیہ دیکھیں گے۔ اسی روّیے پر اس سورت کا نام البقرہ رکھا گیا ہے۔

یعنی حجّت بازی اللہ نے یہود کو فضیلت عطا فرمائی۔ اُن کا روّیہ ہونا چاہیئے۔ سمعنا و اطاعنا۔ یعنی اللہ کا حکم سنیں اور بس اطاعت کریں۔ مان لیں اُس پر عمل کریں۔ بندگی تو یہی ہے۔ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ یعنی ادھر اللہ

کا حکم آئے اور ہم کہیں۔ I am Ready. لیکن جب قوموں کا مزاج بگڑ تا ہے تو وہ حیلے اور بہانے کرتے ہیں۔ وہ حکم ماننے سے انکار کر دیتے ہیں۔ جب کوئی قوم آزمائش کے وقت اللہ سے رجوع نہیں کرتی تو اللہ اُن پر سختی کرتا ہے۔

اب یہود پر ایک سیدھا سادہ حکم آیا تھا، انہوں نے ماننے کی بجائے کیا کیا؟

اپنے اوپر یہ بات لے کر دیکھیں کہ مجھے جب اللہ کا کوئی حکم معلوم ہو جاتا ہے تو کیا میں اس پر عمل کرتی ہوں یا حیلے بہانے کرتی ہوں۔ حجتیں نکالتی ہوں تا کہ مجھے عمل نہ کرنا پڑے۔

اب جو واقعہ ہم نے پڑھنا ہے یہ تورات سے نازل ہونے سے پہلے کا ہے۔ یہاں یہ بات یاد رکھیں کہ تورات اور انجیل کی تمام باتیں ہمیں قرآن میں مل جاتی ہیں۔ یعنی قرآن علم حاصل کرنے کا Authentic resource طریقہ ہے۔ یاد کرو سے واقعہ شروع ہوتا ہے۔

بنی اسرائیل پر بہت سارے نبیؑ اور پیغمبرؑ بھیجے گئے۔ لیکن موسیٰؑ کا خاص طور پر ذکر اِس لئے آتا ہے کہ موسیٰؑ کے ساتھ بنی اسرائیل نے فرعون سے نجات پائی۔ اور موسیٰؑ کے عہد میں تورات ملی۔ موسیٰؑ بنی اسرائیل کے لئے دنیاوی اور دینی رہبر اور ہیرو تھے۔

وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِۦٓ إِنَّ ٱللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تَذْبَحُوا۟ بَقَرَةً ۖ قَالُوٓا۟ أَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ۖ قَالَ أَعُوذُ بِٱللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ ٱلْجَٰهِلِينَ ﴿٦٧﴾ اور جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ خدا تم کو حکم دیتا ہے کہ ایک بیل ذبح کرو۔ وہ بولے، کیا تم ہم سے ہنسی کرتے ہو۔ (موسیٰ نے) کہا کہ میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ نادان بنوں۔

یہ حکم اللہ نے وحی کے ذریعے دیا تھا۔ گائے کو ذبح کرنے کا حکم کیوں دیا؟

1. بنی اسرائیل ایک لمبا عرصہ مصریوں کے ساتھ رہے تھے اور مصری قوم گائے کی پوجا کرتی تھی۔ بنی اسرائیل کے دل میں گائے کی تعظیم تھی۔ یعنی ماحول کا اَثر تھا۔ ان کو دلوں سے گائے کی وہ تعظیم اور محبت نکالنی تھی۔
2. بنی اسرائیل میں جب بگاڑ آیا تو ان کا عقیدہ آخرت خراب ہو چکا تھا۔ ان کا اس بات پر ایمان نہیں رہا تھا کہ اللہ مارنے کے بعد زندہ کرے گا۔
3. بنی اسرائیل میں ایک قتل ہو گیا تھا۔ کہتے ہیں کہ ایک بھتیجے نے چچا کی جائیداد پر قبضہ کرنے کے لئے چچا کا قتل کر دیا تھا۔ چچا کی اولاد نہیں تھی اس لئے اس دور کے قانون کے مطابق چچا کے مرنے کے بعد سب کچھ بھتیجے کو ملنا تھا، بھتیجے نے صبر نہ کیا اور چچا کا قتل کر دیا۔ اس نے چچا کو قتل کیا اور اس کی لاش کسی اور کے کھیت میں پھینک دی اور خود رونے لگ گیا کہ چچا فوت ہو گیا ہے۔ اللہ نے یہاں بنی اسرائیل کو کچھ دکھانا تھا۔

اب دیکھیں کہ اس آیت کے شانِ نزول میں یہ تین وجوحات ہیں۔ اَب ہونا تو یہ چاہئے یہ تھا کہ اللہ کے حکم کے مطابق یہ کوئی سی گائے ذبح کر دیتے۔ لیکن انہوں نے حجت بازی شروع کر دی۔

کیا اللہ نے ہمیں بھی کوئی حکم دیا ہے؟ کہا جاتا ہے کہ صرف سورۃ البقرہ میں ایک ہزار احکام ہیں۔ قرآن اور حدیثؐ سے ہمیں مزید تفصیلات ملتی ہیں۔ نماز اور روزہ تو آسان ہے۔ کئی کئی سال ہم عبادت کرتے ہیں۔ لیکن اندر سے کوئی ایسی بات تو نہیں جو اللہ کو ناپسند ہو۔

حدیث کا خلاصہ۔ ایک شہید نے مالِ غنیمت سے چادر چُرالی تھی جس سے اُس نے اللہ کو ناراض کر دیا۔
کیا ہم کوئی ایسی رسومات تو نہیں کر رہے جن کا دین سے کوئی تعلق نہیں۔

پیلا جوڑا، مہندی کے تھال کہیں دودھ پلائی اور کہیں گود بھرائی؟

ہم بھی تو بہت عرصہ کافروں کے ساتھ رہے ہیں۔ ہم نے اُن سے کیا کچھ سیکھا اور ابھی تک دلوں میں اُن چیزوں کی محبت ہے۔ کوئی ایسی مشرکانہ رسم کرتے ہیں یا نہیں لیکن دل میں ان رسموں کی کوئی محبت تو نہیں؟ اَصل مقصد گائے ذبح کرنے سے اُن تمام مشرکانہ رسموں پر چُھری پھیرنا تھا۔

مثال: اگر کوئی کہے کہ آپ ٹی وی پر ایسے تمام چینل دیکھنا بند کر دیں جو بے ہودہ اور وقت کا ضیاع ہیں تو لوگ آگے سے کہیں گے کہ کیا آپ مذاق کر رہی ہیں۔ اسی طرح ان لوگوں نے موسیٰؑ سے کہا!

وہ بولے، کیا تم ہم سے ہنسی کرتے ہو۔ (موسیٰ نے) کہا کہ میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ نادان بنوں۔

تو جیسے ہم کہیں کہ آج کے دور میں بھی انشورنس اور سود کے بغیر کام چل سکتا ہے اور پھر لوگ آگے سے کہیں کہ واقعی، یا آپ مذاق کر رہی ہیں۔

یہاں موسیٰؑ کو غصّہ آیا۔ سورۃ فاتحہ میں دعا کے بعد یہاں پہلی دعا آئی ہے۔ پھر یہ بھی دیکھیں کہ قرآن کی پہلی وحی تھی کہ اِقْرَا اور یہاں موسیٰؑ فرما رہے ہیں۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ۔

جہالت سے پناہ مانگنا پہلی دُعا ہے۔ آج اُمتِ مسلمہ کا حال دیکھ لیں۔ ہماری دین سے تو دوری ہے ہی ہم دنیاوی علم سے بھی دور ہیں۔ موسیٰؑ کا انداز بتا رہا ہے کہ ہر وقت کا ہنسی مذاق جاہلانہ کام ہے۔

ایک ہوتا ہے مذاق to make fun of someone/ mockery

اور ایک ہے مزاح humour ۔ بغیر جھوٹ کے۔

مذاق جائز نہیں، مزاح جائز ہے۔گھروں کے ماحول کو خوشگوار بنائیں۔ ہنسی مزاح ایک حد کے اندر جائز ہے۔(ویب سائٹ سے محترمہ اُستاذہ عفّت مقبول صاحبہ کا لیکچر سُنیں

(21 tips of how to be wonderful wife اُس میں سے ایک ٹِپ یہ بھی ہے کی بیوی کو مزاح آنا چاہئے۔ نبی پاکؐ اپنی بیویوں سے مزاح کرتے تھے۔ایک دفعہ نبی پاکؐ نے ایک آدمی سے کہا میں تمہیں اونٹ دونگا۔جب وہ لینے آیا تو آپؐ نے فرمایا کہ تمہیں اونٹ کا بچّہ دونگا۔اُس آدمی کا موڈ خراب ہو گیا کہ فلاں دن تو فرمایا تھا اونٹ دونگا اب بچّہ دے رہے ہیں۔ آپؐ مسکرائے اور فرمایا کہ اونٹ بھی تو کسی اونٹ کا بچّہ ہی ہے۔

ایک دفعہ ایک عورت نے کہا یا رسولؐ اللہ دعا کریں کہ میں جنّت میں جاؤں تو آپؐ نے فرمایا جنّت میں تو کوئی بوڑھی عورت نہیں جائیگی۔ وہ عورت پریشان ہو گئی۔ آپؐ مسکرائے اور فرمایا۔ تو جوان ہو کر جنّت میں جائیگی۔

گھروں کا ماحول خوشگوار رکھیں۔ ہلکا پھلکا ماحول رکھیں۔ گھروں میں بچّوں کو کارٹون نہ دکھائیں۔

ہر وقت کا فضول مذاق اور شور شرابہ نہ ہو۔ بچوں کے مزاج بگڑ جاتے ہیں۔ ہر وقت کا رونا شروع ہو جاتا ہے کہ بور ہو رہے ہیں۔ بچوں کی تربیت اچھی کریں۔ ہر وقت بچے کہیں فن کے لئے جانا چاہتے

ہیں۔ بچوں کو سمجھائیں ہمارا دین فن کا مذہب نہیں ہے۔ ہمارا دین بھلائی اور خیر خواہی سکھاتا ہے۔ آخرت کی تیاری کروائیں۔

یہ دعا یاد کریں۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ۔ میں اللہ کی پناہ مانگتی ہوں کہ جاہل / نادان بنوں۔